QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 01 (2025)

صحیح البخاری اور جامع الترمذی کی کتاب اللباس کا تقابلی جائزہ: اسناد، ابواب اور احکام کے تناظر میں

Comparative Analysis of Kitab-ul-Libas in Sahih-ul-Bukhari and Jame-ul-Tirmizi: In the Context of Isnads, Chapters and Juristic Rulings

Dr. Usman Abbas Rai
Lecturer, Department of Basic Sciences & Humanities, UET Lahore(Narowal Campus).
Siddiqua Aslam Qureshi
Visiting Lecturer Quran Translation, University of the Punjab, Lahore.
Dr. Hafiz Saifullah Sajid
Assistant Professor, Govt. Islamia Graduate College, Kasur.
Madiha Ismail
Ph.D Scholar, Department of Islamic Studies, Lahore Leades University, Lahore.

Abstract

Hadith has a great importance and role in the basic source of Islam. The six important and basic books of hadith are called the Sihah Sitta. Two of these six books are Sahih-ul-Bukhari and Jame-ul-Tirmizi. Hadiths are divided into different chapters in these books so that the understanding of the issues can be made easier. These chapters also contain chapters on clothing. Clothing is a basic human need, so the religious rules related it have great importance. The chapters on clothing of these two books contain sufficient detail in terms of issues. Some chapters are common to both and many are different. If we consider the comparison of these two books, Sahih-ul-Bukhari has superiority over Jame-ul-Tirmizi in terms of the number of chapters, the number of Hadiths and the explanation of issues. Similarly, if we look at the strength and weakness of the narrations, it is realized that all the narrations of Sahih-ul-Bukhari are correct. There is no objection to any of these narrations, while some of Jame-ul-Tirmizi's narrations are incorrect.

Key words: *Clothing, Hadith, Sahih-ul-Bukhari, Jame-ul-Tirmizi, Comparison.*

دین اسلام کے بنیادی ماخذ قرآن اور حدیث ہیں۔ یہ دونوں تا قیامت انسانیت کی رشد وہدایت اور راہ نمائی کے لیے کافی شافی قرار دیے گئے ہیں۔ ان میں موجودہ مسائل کی تفصیل اور مستقبل میں در پیش ہونے والے مسائل کے لیے اصول و قواعد بیان کر دیے گئے ہیں تا کہ تا قیامت ان سے مستفید ہوا جاسکے کیوں کہ دین اسلام آخری دین، قرآن مجید آخری آسمانی کتاب اور نبی کریم ﷺ آخری نبی اور رسول ہیں۔ قرآن اور حدیث لازم وملزوم ہیں اور ان کا چولی دامن کا ساتھ ہے کہ کسی ایک سے بھی مستغنی نہیں ہوا جاسکتا۔ حدیث مبارکہ قرآن مجید کے مجمل احکام کی تبیین کرتی ہے اور قرآن میں عدم مذکور احکام کو ذکر کرتی ہے اس لیے اس کو خاصی اہمیت حاصل ہے۔ حدیث نبی کریم ﷺ کے قول، فعل، تقریر اور پیدائشی و اخلاقی اوصاف کا نام ہے۔ کتب احادیث میں کتاب اللباس مسائل کے اعتبار سے بہت اہم کتاب ہے۔ اس میں

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 01 (2025)

لباس کے جواز عدم جواز کے علاوہ لباس سے متعلقہ ادعیہ، جوتوں کے بیان، انگوٹھی کے بیان، لباس کے رنگوں کے جواز وعدم جواز کے اعتبار سے وضاحت اور دیگر متعلقہ مسائل کا بیان کیا گیا ہے۔ اس لیے کتب ستہ میں سے دو عظیم کتابوں صحیح البخاری اور جامع الترمذی کے کتاب اللباس کے مسائل، ابواب، احادیث کا حکم، رواۃ کا بیان اور احادیث کی تعداد کے اعتبار سے تقابل پیش کیا ہے۔

ابواب اللباس کا بیان

کسی بھی حدیث کے مجموعہ میں مسائل کی تعلیم، استفادہ، اخذ مسائل اور تحصیل علم وفقہ کے لیے اس کتاب کے تحت بیان کیے جانے والے ابواب کی بہت اہمیت ہے۔ ان ابواب سے مسائل کی شناخت ہوتی ہے اور انہی سے معلوم ہوتا ہے کہ صاحب کتاب نے اپنی کتاب میں کون کون سے مسائل بیان کیے ہیں اور کیا اخذ واستنباط کیا اور کیا موقف اپنایا ہے۔ انہی ابواب سے معلوم ہوتا ہے کہ صاحب کتاب نے کس قدر احکام کا احاطہ کیا ہے۔ لہذا ذیل میں صحیح البخاری اور جامع الترمذی کے کتاب اللباس کے تحت بیان کیے جانے والے ابواب ذکر کیے تاکہ مسائل کا احاطہ اور تقابل کیا جاسکے۔

صحیح البخاری کے ابواب

امام محمد بن اسماعیل بخاری نے کتاب اللباس میں مسائل کے لیے کافی تفصیل سے اخذ واستنباط اور استدلال کیا ہے جو ان کی عظیم فقاہت کو عیاں کرتا ہے۔ امام بخاری نے اس کتاب کے تحت سو سے زائد ابواب بیان کیے ہیں جو درج ذیل ہیں۔

باب:مَنْ جرَّ إِزَارَهُ مِنْ غَيْرِ خُيَلاء (کپڑا بغیر تکبر کے لٹکنے کا بیان)، باب:التشمير في الثياب (کپڑا اوپر اٹھانے کا بیان)، باب:مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ فَهُوَ فِي النار (ٹخنوں سے نیچے کپڑا ہونے پر جہنم کا بیان)، باب:مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ (تکبر کرتے ہوئے کپڑا لٹکانے کا بیان)، باب:الْإِزَارِ المهدَّب (حاشیہ دار چادر یا تہہ بند کا بیان)، باب:الْأَرْدِيَةِ (چادر اوڑھنے کا بیان)، باب:لُبْسِ الْقَمِيصِ (قمیض پہننے کا بیان)، باب:جَيْبِ الْقَمِيصِ مِنْ عِنْدِ الصَّدْرِ وَغَيْرِهِ (قمیض کا گریبان سینے وغیرہ پر لگانے کا بیان)، باب:مَنْ لَبِسَ جُبَّةً ضَيِّقَةَ الْكُمَّيْنِ فِي السفر (سفر میں تنگ آستینوں والا جبہ پہننے کا بیان)، باب:لُبْسِ جُبَّةِ الصُّوفِ فِي الْغَزْوِ (جنگ میں اون کا جبہ پہننے کا بیان)، باب:الْقَبَاء وفَرُّوج حَرِيرٍ (قباء اور ریشمی فروج کا بیان)، باب:الْبَرَانِسِ (ٹوپی پہننے کا بیان)، باب:السراويل (پاجامہ پہنے کا بیان)، باب:العمائم (پگڑی (عمامہ) کا بیان)، باب:التقنُّع (سر پر کپڑا ڈال کر سر چھپانے کا بیان)، باب:المِغْفَرِ (خود کا بیان)، باب:الْبُرُودِ والحِبَرة والشَّملة (دھاری دار چادروں، یمنی چادروں اور کملیوں کا بیان)، باب: الْأَكْسِيَةِ وَالْخَمَائِصِ (کملیوں اور اونی حاشیہ دار چادروں کا بیان)، باب:اشْتِمَالِ الصمَّاء (بدن کو پورے طور پر کپڑے میں لپیٹ لینے کا بیان)، باب: الِاحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ (چونڈ کے بل ایک کپڑے میں گوٹے مار کر بیٹھنے کا بیان)، باب:الْخَمِيصَةِ السَّوْدَاءِ (کالی کملی کا بیان)، باب:الثياب الخضر (سبز رنگ کے کپڑے پہننے کا بیان)، باب:الثياب البيض (سفید کپڑے پہننے کا بیان)، باب:لُبْسِ الْحَرِيرِ وَافْتِرَاشِهِ لِلرِّجَالِ، وَقَدْرِ مَا يجوز منه (ریشم پہننا اور اس کو مردوں کے لیے بچھانا کس حد تک جائز)، باب:من مس الحرير من غير لبس (پہنے بغیر صرف ریشم چھونے کا بیان)، باب:افْتِرَاشِ الْحَرِيرِ (ریشم بچھانے کا بیان)، باب:لُبْسِ القَسِّيِّ (مصر کا ریشمی کپڑا پہننے کا بیان)، باب:مَا يُرَخَّصُ لِلرِّجَالِ مِنَ الْحَرِيرِ لِلْحِكَّةِ (مردوں کے لیے خارش کی وجہ سے ریشم کی رخصت کا بیان)، باب:الْحَرِيرِ لِلنِّسَاءِ (عورتوں کے لیے ریشم کا بیان)، بَاب:مَا كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يَتَجَوَّزُ مِنَ اللِّبَاسِ

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 01 (2025)

وَالْبُسْطِ(نبی اکرم ﷺ کسی فرش یا کپڑے کے پابند نہ تھے اس کا بیان)، باب:مَا يُدْعَى لِمَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيدًا(نیا کپڑا پہننے والے کو دعا دینے کا بیان)، باب:التزعفر للرجال(مردوں کے لیے زعفران کی ممانعت کا بیان)، باب:الثَّوْبِ الْمُزَعْفَرِ(زعفران سے رنگے ہوئے کپڑا پہننے کا بیان)، باب:الثَّوْبِ الْأَحْمَرِ(سرخ کپڑا پہننے کا بیان)، باب:الْمِيثَرَةِ الْحَمْرَاءِ(سرخ زین کا بیان)، باب:النِّعَالِ السِّبْتِيَّةِ وَغَيْرِهَا(صاف چمڑے کے جوتے کا بیان)، باب:يَبْدَأُ بِالنَّعْلِ الْيُمْنَى(جوتا پہنتے وقت پہلے دائیں میں پہننے کا بیان)، باب:يَنْزِعُ نَعْلَهُ الْيُسْرَى(جوتا اتارتے وقت بایاں پہلے اتارنے کا بیان)، باب:لَا يَمْشِي فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ(ایک جوتے میں نہ چلنے کا بیان)، باب:قِبَالَانِ فِي نَعْلٍ، وَمَنْ رَأَى قِبَالًا واحداً واسعاً(ہر جوتے میں دو تسموں کا بیان اور جس نے خیال کیا کہ ایک بھی کافی ہے)، باب:الْقُبَّةِ الْحَمْرَاءِ مِنْ أَدَمٍ(لال چمڑے کے خیمہ کا بیان)، باب:الْجُلُوسِ عَلَى الْحَصِيرِ وَنَحْوِهِ(بورے یا حقیر چیز پر بیٹھنے کا بیان)، باب:الْمُزَرَّرِ بِالذَّهَبِ(کپڑے میں سونے کی گھنڈی کا بیان)، باب:خَوَاتِيمِ الذَّهَبِ(سونے کی انگوٹھی کا بیان)، باب:خَاتَمِ الْفِضَّةِ(چاندی کی انگوٹھی کا بیان)، باب:فَصِّ الْخَاتَمِ(انگوٹھی کے نگینہ کا بیان)، باب:خَاتَمِ الْحَدِيدِ(لوہے کی انگوٹھی کا بیان)، باب:نَقْشِ الْخَاتَمِ(انگوٹھی پر نقش کا بیان)، باب:الْخَاتَمِ فِي الْخِنْصَرِ(چھنگلی میں انگوٹھی پہننے کا بیان)، باب:اتخاذ الخاتم ليختم به الشئ، أَوْ لِيُكْتَبَ بِهِ إِلَى أَهْلِ الْكِتَابِ وَغَيْرِهِمْ(انگوٹھی مہر لگانے کے لیے یا اہل کتاب وغیرہ کو خط لکھنے کے لیے بنانے کا بیان)، باب:مَنْ جَعَلَ فَصَّ الْخَاتَمِ فِي بَطْنِ كفه(انگوٹھی کا نگینہ ہتھیلی کی جانب رکھنے کا بیان)، باب:قول النبي ﷺ:لَا يَنْقُشُ عَلَى نَقْشِ خَاتَمِهِ(نبی کریم ﷺ کا فرمان: کوئی شخص محمد رسول اللہ نقش نہ بنوائے)، باب:هَلْ يُجْعَلُ نَقْشُ الْخَاتَمِ ثَلَاثَةَ أَسْطُرٍ(انگوٹھی کا نقش تین سطروں میں ہونے کا بیان)، باب:الْخَاتَمِ لِلنِّسَاءِ(عورتوں کے لیے انگوٹھی کا بیان)، باب:الْقَلَائِدِ وَالسِّخَابِ لِلنِّسَاءِ(عورتوں کے لیے سونے یا مشک یا خوشبو کے ہار پہننے کا بیان)، باب:استعارة القلائد(ادھار ہار لے کر پہننے کا بیان)، باب:الْقُرْطِ لِلنِّسَاءِ(عورتوں کے لیے بالیاں پہننے کا بیان)، باب:السخاب للصبيان(بچوں کے گلوں میں ہار پہنانے کا بیان)، باب:المتشبهين بِالنِّسَاءِ، وَالْمُتَشَبِّهَاتُ بِالرِّجَالِ(عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والے مرد اور مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں کا بیان)، باب:إِخْرَاجِ الْمُتَشَبِّهِينَ بِالنِّسَاءِ مِنَ الْبُيُوتِ(زنانوں، ہیجڑوں اور عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والے مردوں کو گھروں سے نکالنے کا بیان)، باب:قَصِّ الشَّارِبِ(مونچھیں کتروانے کا بیان)، باب:تقليم الأظفار(ناخن ترشوانے کا بیان)، باب:إعفاء اللحى(داڑھی کو معاف کرنے کا بیان)، باب:مَا يُذْكَرُ فِي الشَّيْبِ(بڑھاپے کا بیان)، باب:الخضاب(خضاب کا بیان)، باب:الجعد(گھونگریالے بالوں کا بیان)، باب:التلبيد(خطمی یا گوند وغیرہ سے بالوں کو چپکانے کا بیان)، باب:الفرق(درمیان سے مانگ نکالنے کا بیان)، باب:الذوائب(مینڈھیاں رکھنے کا بیان)، باب:القزع(کچھ سر منڈوانا اور کچھ بال چھوڑ دینے کا بیان)، باب:تَطْيِيبِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا بِيَدَيْهَا(عورت کا اپنے ہاتھوں سے اپنے خاوند کو خوشبو لگا کا بیان)، باب:الطيب في الرأس واللحية(سر اور داڑھی میں خوشبو لگانے کا بیان)، باب:الامتشاط(کنگھی کرنے کا بیان)، باب:تَرْجِيلِ الْحَائِضِ زَوْجَهَا(حائضہ عورت کا اپنے خاوند کی کنگھی کرنے کا بیان)، باب:الترجيل والتيمن فيه(بالوں کو کنگھی کرنا اور دائیں طرف مانگ نکالنے کا بیان)، باب:مَا يُذْكَرُ فِي الْمِسْكِ(مشک یا خوشبو کا بیان)، باب:مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الطِّيبِ(پسندیدہ خوشبو کا بیان)، باب:مَنْ لَمْ يَرُدَّ الطِّيبَ(خوشبو کی واپسی کی ممانعت کا بیان)، باب:الذريرة(ایک قسم کی مرکب خوشبو کا بیان)، باب:الْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ(حسن کے لیے دانتوں میں کشادگی کا بیان)، باب:الْوَصْلِ فِي الشَّعَرِ(بالوں میں وگ کا بیان)،

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 01 (2025)

باب:المتنمصات(چہرے سے روئیں اکھاڑنے والیوں کا بیان)، باب:الموصولة(جس عورت کے بالوں میں دوسرے کے بال جوڑے جائیں اس کا بیان)،باب:الواشمة(گودنے والی کے بارے میں بیان)،باب:المستوشمة(گدوانے والی عورت کا بیان)،باب:التصاویر(تصاویر کا بیان)،باب:عَذَابِ الْمُصَوِّرِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ(قیامت کے دن تصویر سازوں کے عذاب کا بیان)،باب:نَقْضِ الصُّوَرِ(تصویروں یا مورتیوں کو توڑنے کا بیان)،باب:مَا وُطِئَ مِنَ التَّصَاوِيرِ(تصاویر کو روندنے کا بیان)،باب:من كره القعود على الصور(تصاویر پر بیٹھنے کی کراہت کا بیان)، باب:كَرَاهِيَةِ الصَّلَاةِ فِي التَّصَاوِيرِ(تصاویر والی جگہ نماز پڑھنا مکروہ ہونے کا بیان)، باب:لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ(تصاویر والی جگہوں پر فرشتوں کے عدم دخول کا بیان)، باب:مَنْ لَمْ يَدْخُلْ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ(تصاویر والے گھر نہ جانے کا بیان)، باب:مَنْ لَعَنَ الْمُصَوِّرَ(تصویر سازوں پر لعنت کا بیان)، باب:مَنْ صَوَّرَ صُورَةً كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ، وَلَيْسَ بِنَافِخٍ(جس نے تصویریں بنائیں اس کو قیامت کے دن اس میں روح پھونکنے کا کہا جائے گا لیکن وہ نہیں پھونک سکے گا اس کا بیان)، باب:الِارْتِدَافِ عَلَى الدَّابَّةِ(جانور پر کسی کو اپنے پیچھے بیٹھانے کا بیان)،باب:الثَّلَاثَةِ عَلَى الدَّابَّةِ(ایک جانور پر تین آدمیوں کے سوار ہونے کا بیان)،باب:حَمْلِ صَاحِبِ الدَّابَّةِ غَيْرَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ(جانور کے مالک کا کسی دوسرے کو اپنے آگے سوار کرنے کا بیان)،باب:إِرْدَافِ الرَّجُلِ خَلْفَ الرَّجُلِ(ایک مرد کا دوسرے مرد کے پیچھے سوار ہونے کا بیان)،باب:إرداف المرأة خلف الرجل ذا محرم(عورت کا محرم مرد کے پیچھے سوار ہونے کا بیان)اورباب:الاستلقاء ووضع الرجل على الأخرى(چت لیٹ کر ایک پاؤں کا دوسرے پاؤں پر رکھنے کا بیان)۔

جامع الترمذی کے ابواب

امام محمد بن عیسیٰ ترمذی نے کتاب اللباس میں مسائل کے لیے عمدہ اخذ واستنباط اور استدلال کیا ہے لیکن یہ اس قدر طویل یا تفصیلی نہیں ہے جس قدر امام بخاری نے طوالت اور تفصیل سے کام لیا ہے۔امام ترمذی نے اس کتاب میں تقریباپچاس ابواب بیان کیے ہیں جو درج ذیل ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الحَرِيرِ وَالذَّهَبِ(ریشم اور سونے کا بیان)،بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي لُبْسِ الحَرِيرِ فِي الحَرْبِ(دوران جنگ ریشم پہننے کی رخصت کا بیان)،بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الثَّوْبِ الأَحْمَرِ لِلرِّجَالِ(مردوں کے لیے سرخ کپڑا پہننے کے جواز کا بیان)،بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ المُعَصْفَرِ لِلرِّجَالِ(مردوں کے لیے زرد رنگ کے کپڑے پہننے کی کراہت کا بیان)،بَابُ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الفِرَاءِ(چمڑے کا لباس پہننے کا بیان)،بَابُ مَا جَاءَ فِي جُلُودِ المَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ(دباغت کے بعد مردار جانوروں کی کھال کے استعمال کا بیان)،بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ جَرِّ الإِزَارِ(تہہ بند گھسیٹنے کی حرمت کا بیان)،بَابُ مَا جَاءَ فِي جَرِّ ذُيُولِ النِّسَاءِ(عورتوں کے دامن لٹکانے کا بیان)،بَابُ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الصُّوفِ(اونی کپڑا پہننے کا بیان)، بَابُ مَا جَاءَ فِي العِمَامَةِ السَّوْدَاءِ(سیاہ عمامہ کا بیان)، بَابٌ فِي سَدْلِ العِمَامَةِ بَيْنَ الكَتِفَيْنِ(دونوں شانوں کے درمیان عمامہ لٹکانے کا بیان)،بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ خَاتَمِ الذَّهَبِ(مرد کے لیے سونے کی انگوٹھی پہننے کی حرمت کا بیان)،بَابُ مَا جَاءَ فِي خَاتَمِ الفِضَّةِ(چاندی کی انگوٹھی کا بیان)،بَابُ مَا جَاءَ مَا يُسْتَحَبُّ فِي فَصِّ الخَاتَمِ(انگوٹھی کے نگینہ کا بیان)،بَابُ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الخَاتَمِ فِي اليَمِينِ(دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننے کا بیان)،بَابُ مَا جَاءَ فِي نَقْشِ الخَاتَمِ(انگوٹھی کے نقش کا بیان)،بَابُ مَا جَاءَ فِي الصُّورَةِ(تصویر کا بیان)،بَابُ مَا جَاءَ فِي المُصَوِّرِينَ(تصویر سازوں کا بیان)،بَابُ مَا جَاءَ فِي الخِضَابِ(خضاب کا بیان)،بَابُ مَا جَاءَ فِي الجُمَّةِ وَاتِّخَاذِ الشَّعَرِ(کندھوں تک لٹکنے والے بالوں کا بیان)،بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّرَجُّلِ إِلَّا غِبًّا(ہر روز

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 01 (2025)

کنگھی کرنے کی ممانعت کا بیان)، بَابُ مَا جَاءَ فِي الِاكْتِحَالِ(سرمہ لگانے کا بیان)، بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ، وَالِاحْتِبَاءِ فِي الثَّوْبِ الوَاحِدِ(بدن کو پورے طور پر کپڑے میں لپیٹ لینا اور سرین کے بل کپڑا لپیٹ کر بیٹھنا، دونوں منع ہیں، اس کا بیان)، بَابُ مَا جَاءَ فِي مُوَاصَلَةِ الشَّعْرِ(بالوں میں جوڑے لگانے کا بیان)، بَابُ مَا جَاءَ فِي رُكُوبِ المَيَاثِرِ(ریشمی زین پر سوار ہونے کی ممانعت کا بیان)، بَابُ مَا جَاءَ فِي فِرَاشِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم(نبی اکرم ﷺ کے بچھونے کا بیان)، بَابُ مَا جَاءَ فِي القُمُصِ(قمیص کا بیان)، بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيدًا(نیا کپڑا پہننے کی دعا کا بیان)، بَابُ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الجُبَّةِ وَالخُفَّيْنِ(جبہ اور موزہ پہننے کا بیان)، بَابُ مَا جَاءَ فِي شَدِّ الأَسْنَانِ بِالذَّهَبِ(دانتوں کو سونے سے باندھنے کا بیان)، بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ جُلُودِ السِّبَاعِ(درندے کی کھال استعمال کرنے کی ممانعت کا بیان)، بَابُ مَا جَاءَ فِي نَعْلِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم(نبی اکرم ﷺ کے جوتے کا بیان)، بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ المَشْيِ فِي النَّعْلِ الوَاحِدَةِ(ایک جوتا پہن کر چلنے کی کراہت کا بیان)، بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ وَهُوَ قَائِمٌ(کھڑے ہو کر جوتا پہننے کی کراہت کا بیان)، بَابُ مَا جَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي المَشْيِ فِي النَّعْلِ الوَاحِدَةِ(ایک جوتا پہن کر چلنے کی رخصت کا بیان)، بَابُ مَا جَاءَ بِأَيِّ رِجْلٍ يَبْدَأُ إِذَا انْتَعَلَ(جوتا پہلے کس پاؤں میں پہنا جائے، اس کا بیان)، بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْقِيعِ الثَّوْبِ(کپڑے میں پیوند لگانے کا بیان)، بَابُ دُخُولِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم مَكَّةَ(نبی اکرم ﷺ کے مکہ داخل ہونے کا بیان)، بَابُ كَيْفَ كَانَ كِمَامُ الصَّحَابَةِ؟(صحابہ کرام کی آستینیں کیسی تھیں؟ اس کا بیان)، بَابٌ فِي مَبْلَغِ الإِزَارِ(تہہ بند کہاں تک لٹکے اس کی حد کا بیان)، بَابُ العَمَائِمُ عَلَى القَلَانِسِ(ٹوپی پر عمامہ باندھنے کا بیان)، بَابُ مَا جَاءَ فِي الخَاتَمِ الحَدِيدِ(لوہے کی انگوٹھی کے استعمال کا بیان)، بَابُ كَرَاهِيَةِ التَّخَتُّمِ فِي أُصْبُعَيْنِ(دو انگلیوں میں انگوٹھی پہننے کی کراہت کا بیان) اور بَابُ مَا جَاءَ فِي أَحَبِّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم(رسول اللہ ﷺ کے پسندیدہ کپڑوں کا بیان)۔

مسائل کا بیان

ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ امام بخاری کتاب اللباس کے تحت سو سے زائد ابواب لائے ہیں جبکہ اس کے بالمقابل امام ترمذی کتاب اللباس کے تحت تقریباً پچاس ابواب لائے ہیں۔ اس تعداد کی کمی وبیشی کی وجہ سے مسائل میں بھی فرق پڑے گا لیکن عمومی اور اصولی مسائل دونوں کتابوں میں بیان کیے گئے ہیں۔ ذیل میں دونوں کتابوں کے مشترک اور متفرق مسائل بیان کیے ہیں۔

مشترک مسائل

دونوں آئمہ نے کتاب اللباس کے تحت مشترک ابواب بھی قائم کیے ہیں۔ مثلاً: مرد کے لیے ریشم کی حرمت کا بیان، ٹخنوں سے نیچے کپڑا ہونے کا بیان، انگوٹھی کا بیان، تصویر اور تصویر سازوں کا بیان، عمامہ اور ٹوپی کا بیان، قمیص کا بیان، ایک کپڑے میں گوٹھ مار کر بیٹھنے کا بیان، زعفران سے رنگا ہوا یا زرد رنگ کے کپڑے کا بیان، جوتے پہنتے ہوئے پہلے دایاں پاؤں پہننے کا بیان، ایک جوتا پہن کر چلنے کا بیان، انگوٹھی پر نقش کا بیان، خضاب کا بیان، خوشبو کا بیان اور وگ اور جوڑا لگانے کا بیان وغیرہ۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 01 (2025)

متفرق مسائل

دونوں آئمہ نے کچھ مسائل ایک دوسرے سے علیحدہ بیان کیے ہیں جو ایک میں موجود ہیں لیکن دوسرے میں موجود نہیں ہیں۔ مثلاً: دباغت کے بعد مردار جانور کی کھال کا بیان، ہر جوتے میں دو تسموں یا ایک تسمہ کافی ہونے کا بیان، عورتوں کے لیے بالیاں پہننے کا بیان، بچوں کے گلوں میں ہار لٹکانے کا بیان، دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننے کا بیان، ہیجڑوں اور زنانوں کو گھر سے نکالنے کا بیان، مونچھیں کتروانے کا بیان، بڑھاپے کا بیان، گھونگریالے بالوں کا بیان، قزع کا بیان، حائضہ عورت کا اپنے خاوند کے سر میں کنگھی کرنے کا بیان، مانگ نکالنے کا بیان، حسن کے لیے دانتوں میں کشادگی کروانے کا بیان، دونوں کندھوں کے درمیان عمامہ لٹکانے کا بیان، نبی اکرم ﷺ کے بچھونے کا بیان، نیا کپڑا پہنتے وقت کی دعا کا بیان، دانتوں کو سونے سے باندھنے کا بیان، کپڑے میں پیوند لگانے کا بیان، ٹوپی پر عمامہ باندھنے کا بیان اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پسندیدہ کپڑوں کا بیان وغیرہ۔

صحابہ راویوں کا بیان

امام بخاری اور امام ترمذی اپنی کتاب میں کس کس صحابی سے روایت لائے ہیں۔ ان کو پہلے دونوں کتابوں کے اعتبار سے علیحدہ علیحدہ ذکر کیا ہے پھر ان کا تقابل پیش کیا ہے۔

صحیح البخاری کے صحابہ رواۃ

امام بخاری نے کتاب اللباس میں تقریبا تیس صحابہ سے روایات بیان کی ہیں، جن کے اسماء درج ذیل ہیں۔ ابو جحیفہ وہب بن عبد اللہ، ابو سعید خدری سعد بن مالک بن سنان، ابو بکرۃ نفیع بن الحارث، ابوذر غفاری جندب بن جنادہ، ابو طلحہ زید بن سہل، ابوہریرہ عبد الرحمن بن صخر، اسامہ بن زید بن حارثہ، اسماء بنت ابی بکر صدیق، ام خالد امۃ بنت خالد بن سعید، ام سلمہ ہند بنت ابی امیہ، انس بن مالک بن نضر، براء بن عازب بن حارث، جابر بن عبد اللہ، حذیفہ بن یمان، حفصہ بنت عمر بن الخطاب، سعد بن ابی وقاص، سہل بن سعد، عائشہ بنت ابی بکر الصدیق، عبد اللہ بن عمر، عبد اللہ بن مسعود، عبد اللہ بن زبیر بن عوام، عبد اللہ بن زید بن عاصم، عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلب، عقبہ بن عامر، علی بن ابی طالب، عمر بن الخطاب، مسور بن مخرمہ، معاذ بن جبل بن عمرو، معاویہ بن ابی سفیان اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

جامع الترمذی کے صحابہ رواۃ

امام ترمذی نے کتاب اللباس میں تقریبا تیس صحابہ سے روایات بیان کی ہیں، جن کے اسماء درج ذیل ہیں۔ ابو سعید خدری سعد بن مالک بن سنان، ابو کبشہ الانماری سعد بن عمرو، ابو موسی اشعری عبد اللہ بن قیس، ابوذر غفاری جندب بن جنادہ، ابو طلحہ زید بن سہل، ابوہریرہ عبد الرحمان بن صخر، اسامہ بن عمیر بن عامر، اسماء بنت یزید بن السکن، ام سلمہ ہند بنت امیہ، ام ہانی بنت ابی طالب، انس بن مالک، براء بن عازب، بریدۃ بن الحصیب، جابر بن عبد اللہ، حذیفہ بن یمان، رکانۃ بن عبد یزید بن ہاشم، سلمان الفارسی، سہل بن سعد بن مالک، عائشہ بنت ابی بکر، عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب، عبد اللہ بن عکیم، عبد اللہ بن مغفل، عبد اللہ بن عمر، عبد اللہ بن مسعود، عرفجہ بن اسعد بن کرب، علی بن ابی طالب، عمران بن حصین، عمر بن الخطاب، معاذ بن جبل اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 01 (2025)

مشترک صحابہ رواۃ

صحیح البخاری اور جامع الترمذی کے کتاب اللباس میں مشترک صحابہ راوۃ درج ذیل ہیں۔ ابو طلحہ انصاری، ابوذر غفاری، ابو سعید خدری، ابو ہریرہ، ام سلمہ ہند بنت امیہ، انس بن مالک، براء بن عازب، جابر بن عبد اللہ، حذیفہ بن یمان، سہل بن سعد، عائشہ بنت ابی بکر الصدیق، عبد اللہ بن عباس ،عبد اللہ بن عمر، عبد اللہ بن مسعود، علی بن ابی طالب، عمر بن الخطاب اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

متفرق صحابہ رواۃ

ایسے صحابہ رواۃ جو صرف **صحیح البخاری** کے کتاب اللباس میں آئے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔ ابو جحیفہ، ابو بکرہ، اسامہ بن زید بن حارثہ، اسماء بنت ابی بکر الصدیق، ام خالد، حفصہ بنت عمر بن الخطاب، سعد بن ابی وقاص، عبد اللہ بن زبیر، عقبہ بن عامر، مسور بن مخرمہ اور معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہم اجمعین۔

ایسے صحابہ رواۃ جو صرف **جامع الترمذی** کے کتاب اللباس میں آئے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔ ابو کبشہ، ابو موسیٰ اشعری، اسامہ بن عمیر، اسماء بنت یزید، ام ہانی، بریدۃ بن الحصیب، رکانہ، سلمان الفارسی، عبد اللہ بن جعفر، عبد اللہ بن عکیم، عبد اللہ بن مغفل، عرفجہ بن اسعد اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم اجمعین۔

دیگر راویوں کا بیان

جس طرح ہم نے صحیح البخاری اور جامع الترمذی کے کتاب اللباس کے صحابہ راویوں کے بارے میں بیان کیا ہے۔ اسی طرح ہم دیگر راویوں کے بارے میں بھی بیان کیا ہے کہ امام بخاری اور امام ترمذی اپنی کتاب کے کتاب اللباس میں کن کن روایوں کو لائے ہیں۔ تفصیل حسب ذیل ہے۔

ابراہیم بن عبد اللہ بن حسنین، ابراہیم بن نافع، ابن ابی ملیکۃ عبد اللہ بن عبید اللہ، ابن ابی رافع عبد الرحمان بن ابی رافع، ابن ابی عدی محمد بن ابراہیم، ابن جریج عبد الملک بن عبد العزیز، ابن شہاب محمد بن مسلم الزہری، ابو اسحاق عمرو بن عبد اللہ، ابو التیاح یزید بن حمید، ابو الضحیٰ مسلم بن صبیح، ابو الولید ہشام بن عبد الملک، ابو الیمان الحکم بن نافع، ابو حازم سلمہ بن دینار، ابو زبیر محمد بن مسلم بن تدرس، ابو سلمہ بن عبد الرحمان بن عوف، ابو عامر عبد الملک بن عمرو، ابو عمار حسین بن حریث، ابو الخیر مرثد بن عبد اللہ، ابو الزناد عبد اللہ بن ذکوان، ابو بردہ حارث بن ابی موسیٰ اشعری، ابو نعیم فضل بن دکین، احمد بن یونس، احمد بن منیع، آدم بن ابی ایاس عبد الرحمان، اسحاق بن ابراہیم، اسحاق بن منصور، اسحاق بن موسیٰ الانصاری، اسماعیل بن عبد اللہ، الاعرج عبد الرحمان بن ہرمز، الاعمش سلیمان بن مہران، ایوب بن ابی تمیمہ، جریر بن زید، جویریہ بن اسماء، حاتم بن اسماعیل، حجاج بن منہال، الحسن بن ابی الحسن، حسن بن علی الخلال، حفص بن عاصم، حکم بن عتبہ، حماد بن زید، حمید بن ہلال، خبیب بن عبد الرحمان، خلف بن خلیفہ، زہیر بن معاویہ، زہیر بن معاویہ ابو خیثمہ، زید بن اسلم، سالم بن عبد اللہ، سعید بن ابی سعید، سعید بن ابی ہند، سعید بن عفیر، سفیان بن سعید، سفیان بن عیینہ، سلمہ بن شبیب، سلیمان التیمی، سلیمان بن ابی سلیمان فیروز الشیبانی، سلیمان بن طرخان، سوید بن غفلہ، سیف بن ھارون، شبابہ بن سوار، شعبہ بن الحجاج، شعیب بن ابی حمزہ، صدقۃ بن الفضل، طاؤس بن کیسان، عامر بن شراحیل، عامر بن شراحیل الشعبی، عامر بن سعد، عبد الاعلی بن عبد الاعلی، عبد الرحمان بن ابی لیلی یسار، عبد الرحمان بن خالد، عبد الرحمان بن مہدی، عبد الرحمان بن وعلہ، عبد الرزاق بن ہمام، عبد الصمد بن عبد الوارث، عبد اللہ بن ابی الاسود، عبد اللہ بن الحارث، عبد اللہ بن المبارک، عبد اللہ بن عون، عبد اللہ بن محمد، عبد اللہ بن نمیر، عبد اللہ بن وہب، عبد اللہ بن یوسف، عبد الواحد بن زیاد، عبد الوہاب بن عبد المجید، عبد اللہ بن دینار ، عبدان عبد اللہ بن عثمان، عبید اللہ بن عمر

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 01 (2025)

بن حفص، عروہ بن زبیر، عطاء بن ابی رباح اسلم، عقیل بن خالد، علی بن حجر، علی بن خشرم، عمر بن عبد اللہ، عمر بن ابی زائدہ خالد، عمرو بن دینار، عمرو بن عاصم، عون بن ابی جحیفہ، فضل بن موسی، قتادہ بن دعامہ، قتیبہ بن سعید، قیس بن حفص، لیث بن سعد، مالک بن انس، محمد بن المثنی، محمد بن بشار، محمد بن زیاد، محمد بن سلام، محمد بن سیرین، محمد بن طریف الکوفی، محمد بن عبد اللہ الانصاری، محمد بن فضیل، محمود بن غیلان، مخلد بن یزید، مسدد بن مسرہد بن مسربل بن مستورد، مسروق بن الاجدع عبد الرحمان، مطر بن الفضل، معاذ بن ہشام، معتمر بن سلیمان، معمر بن راشد، موسی بن اسماعیل، موسی بن عقبہ، نافع مولی ابن عمر، النضر بن شمیل، ہارون بن اسحاق الھمدانی، ہشام بن ابی عبد اللہ، ہشام بن یوسف، ہمام بن منبہ، ہناد بن السری، واقد بن عمرو، وکیع بن الجراح، وہب بن جریر، یحیی بن بکیر، یحیی بن محمد المدنی، یزید بن ابی حبیب اور یونس بن عبید وغیرہ۔

احادیث کی تعداد

امام بخاری اپنی کتاب صحیح البخاری کے کتاب اللباس میں حدیث نمبر 5783 تا حدیث نمبر 5969 کل ایک سو چھیاسی (186) احادیث لائے ہیں۔ جب کہ امام ترمذی اپنی کتاب جامع الترمذی کے کتاب اللباس میں حدیث نمبر 1720 تا حدیث نمبر 1787 کل سرسٹھ (67) احادیث لائے ہیں۔ گویا کہ امام بخاری نے ایک سو انیس (119) احادیث زیادہ بیان کی ہیں۔

احادیث کا حکم

صحیح البخاری کی تمام روایات صحیح ہیں۔ کتاب اللباس کی کسی حدیث پر اعتراض وارد نہیں ہوا۔ لیکن جامع الترمذی کی تمام روایات صحیح نہیں ہیں بلکہ اس کی آٹھ روایات ضعیف، منکر، منقطع یا ضعیف جدا ہیں۔ اس کے علاوہ باقی روایات صحیح یا حسن ہیں یا متابعت اور شواہد کے اعتبار سے حسن بن گئی ہیں۔ جو روایات صحیح یا حسن نہیں ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ الأَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الحَارِثِ، عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: «كَانَ عَلَى مُوسَى يَوْمَ كَلَّمَهُ رَبُّهُ كِسَاءُ صُوفٍ، وَجُبَّةُ صُوفٍ، وَكُمَّةُ صُوفٍ، وَسَرَاوِيلُ صُوفٍ، وَكَانَتْ نَعْلَاهُ مِنْ جِلْدِ حِمَارٍ مَيِّتٍ»[1] هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حُمَيْدٍ الأَعْرَجِ. وَحُمَيْدٌ: هُوَ ابْنُ عَلِيٍّ الكُوفِيُّ مُنْكَرُ الحَدِيثِ، وَحُمَيْدُ بْنُ قَيْسٍ الأَعْرَجُ المَكِّيُّ صَاحِبُ مُجَاهِدٍ ثِقَةٌ. وَالكُمَّةُ: القَلَنْسُوَةُ الصَّغِيرَةُ ترجمہ: سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "جس دن موسیٰ علیہ السلام سے ان کے رب نے گفتگو کی اس دن موسیٰ علیہ السلام کے بدن پر پرانی چادر، اونی جبہ، اونی ٹوپی، اور اونی سراویل تھا اور ان کے جوتے مرے ہوئے گدھے کے چمڑے کے تھے"۔ امام ترمذی کہتے ہیں۔ الف: یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف حمید اعرج کی روایت سے جانتے ہیں، حمید سے مراد حمید بن علی کوفی ہیں۔ ب: میں نے محمد بن اسماعیل بخاری کو کہتے ہوئے سنا کہ حمید بن علی اعرج منکر الحدیث ہیں اور حمید بن قیس اعرج مکی جو مجاہد کے شاگرد ہیں، وہ ثقہ ہیں۔ ج: کمہ: چھوٹی ٹوپی کو کہتے ہیں۔

حکم الحدیث: یہ روایت "ضعیف جدا" ہے کیوں کہ اس میں حمید بن علی الاعرج منکر الحدیث ہے یعنی ضعیف راوی ہے۔[2]

[1] جامع الترمذی، أَبْوَابُ اللِّبَاسِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، باب ما جاء في لبس الصوف، حديث نمبر 1734۔

[2] الضعفاء للبخاری ص 44؛ تقریب التہذیب ص 277۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 01 (2025)

2-حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ، وَالحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: «كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم إِذَا دَخَلَ الخَلَاءَ نَزَعَ خَاتَمَهُ»[1] هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ ترجمہ:سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ "رسول اللہ ﷺ جب قضاء حاجت کے لیے جاتے تو اپنی انگوٹھی اتار دیتے"۔امام ترمذی کہتے ہیں:یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حکم الحدیث:یہ حدیث ضعیف ہے کیوں کہ بطریق "الزہری عن انس" اصل روایت یہ نہیں ہے بلکہ یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی، پھر اسے پھینک دیا، اس روایت میں یہ قول امام ابو داؤد ہمام راوی سے وہم ہوا ہے یا یہ قول امام البانی اس ضعف کا سبب ابن جریج مدلس کا عنعنہ ہے۔انہوں نے خود زہری سے نہیں سنا اور بذریعہ عنعنہ روایت کر رہا ہے۔[2]

3-حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الحَجَّاجِ الصَّوَّافُ البَصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ العُقَيْلِيِّ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ بْنِ السَّكَنِ الأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ: «كَانَ كُمُّ يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم إِلَى الرُّسْغِ»[3]: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ ترجمہ: سیدہ اسماء بنت یزید بن سکن انصاریہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ "رسول اللہ ﷺ کے بازو کی آستین کلائی تک ہوتی تھی"۔امام ترمذی کہتے ہیں:یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حکم الحدیث:یہ حدیث ضعیف ہے کیوں کہ اس میں موجود راوی شہر بن حوشب حافظہ کے بہت کمزور ہیں۔اس لیے ان سے بہت وہم ہو جاتا ہے۔[4]

4-حَدَّثَنَا القَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ السَّلُولِيُّ كُوفِيٌّ قَالَ: حَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ سُفْيَانَ البَجَلِيُّ الكُوفِيُّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ القَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: «رُبَّمَا مَشَى النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ»[5]

ترجمہ : ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ "بسا اوقات نبی اکرم ﷺ ایک جوتا پہن کر چلتے"۔

حکم الحدیث:یہ روایت منکر ہے کیوں کہ اس میں لیث بن ابی سلیم راوی متروک الحدیث ہے۔[6]

5-حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الوَرَّاقُ، وَأَبُو يَحْيَى الحِمَّانِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم «إِذَا أَرَدْتِ اللُّحُوقَ بِي فَلْيَكْفِكِ مِنَ الدُّنْيَا كَزَادِ الرَّاكِبِ، وَإِيَّاكِ وَمُجَالَسَةَ الأَغْنِيَاءِ، وَلَا تَسْتَخْلِقِي ثَوْبًا حَتَّى تُرَقِّعِيهِ»[7]: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ صَالِحِ بْنِ حَسَّانَ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ: صَالِحُ بْنُ حَسَّانَ مُنْكَرُ الحَدِيثِ، وَصَالِحُ بْنُ أَبِي حَسَّانَ الَّذِي رَوَى عَنْهُ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ثِقَةٌ: وَمَعْنَى قَوْلِهِ: «وَإِيَّاكِ وَمُجَالَسَةَ الأَغْنِيَاءِ»، عَلَى نَحْوِ مَا رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم أَنَّهُ قَالَ: «مَنْ رَأَى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الخَلْقِ وَالرِّزْقِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ مِمَّنْ فُضِّلَ هُوَ عَلَيْهِ، فَإِنَّهُ أَجْدَرُ أَنْ لَا يَزْدَرِيَ نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ».

---

[1] جامع الترمذی، أَبْوَابُ اللِّبَاسِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ،باب ما جاء في لبس الخاتم في اليمين،حدیث نمبر1746۔

[2] ضعیف سنن ابی داؤد،حدیث نمبر4۔

[3] جامع الترمذی، أَبْوَابُ اللِّبَاسِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ،باب ما جاء في القمص،حدیث نمبر1765۔

[4] تقریب التهذیب ص 441۔

[5] جامع الترمذی، أَبْوَابُ اللِّبَاسِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ،باب ما جاء من الرخصة فی المشی فی النعل الواحدة،حدیث نمبر1777۔

[6] تقریب التهذیب ص817۔

[7] جامع الترمذی، أَبْوَابُ اللِّبَاسِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ،باب ماجاء في ترقيع الثوب،حدیث نمبر1780۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 01 (2025)

وَيُرْوَى عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: «صَحِبْتُ الْأَغْنِيَاءَ فَلَمْ أَرَ أَحَدًا أَكْثَرَ هَمًّا مِنِّي، أَرَى دَابَّةً خَيْرًا مِنْ دَابَّتِي، وَثَوْبًا خَيْرًا مِنْ ثَوْبِي، وَصَحِبْتُ الْفُقَرَاءَ فَاسْتَرَحْتُ» ترجمہ : ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا:"اگر تم (آخرت میں) مجھ سے ملنا چاہتی ہو تو دنیا سے مسافر کے سامان سفر کے برابر حاصل کرنے پر اکتفا کرو، مالداروں کی صحبت سے بچو اور کسی کپڑے کو اس وقت تک پرانا نہ سمجھ یہاںتک کہ اس میں پیوند لگالو"۔ امام ترمذی کہتے ہیں۔ الف: یہ حدیث غریب ہے۔ ب: ہم اسے صرف صالح بن حسان کی روایت سے جانتے ہیں۔ ج: میں نے محمد بن اسماعیل بخاری کو کہتے سنا: صالح بن حسان منکر حدیث ہیں اور صالح بن ابی حسان جن سے ابن ابی ذئب نے روایت کی ہے وہ ثقہ ہیں۔ د: نبی اکرم ﷺ کے فرمان "إياک ومجالسة الأغنياء" کا مطلب اسی طرح ہے جیسا کہ ابوہریرہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:"جو شخص اس آدمی کو دیکھے جس کو صورت اور رزق میں اس پر فضیلت دی گئی ہو، تو اسے چاہیے کہ اپنے سے کم تر کو دیکھے جس کے اوپر اس کو فضیلت دی گئی ہے، کیوں کہ اس کے لیے مناسب ہے کہ اپنے اوپر کی گئی اللہ کی نعمت کی تحقیر نہ کرے"۔ ھ: عون بن عبداللہ بن عتبہ کہتے ہیں: میں مالداروں کے ساتھ رہا تو اپنے سے زیادہ کسی کو غمزدہ نہیں دیکھا کیوں کہ میں اپنے سے بہتر سواری اور اپنے سے بہتر کپڑا دیکھتا تھا اور جب میں غریبوں کے ساتھ رہا تو میں نے راحت محسوس کی۔

حکم الحدیث: یہ روایت ضعیف جدا ہے کیوں کہ اس کی سند میں صالح بن حسان متروک الحدیث ہے۔[1]

6۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمْرَانَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَهُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُسْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيَّ، يَقُولُ: «كَانَتْ كِمَامُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم بُطْحًا»[2]: هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُسْرٍ بَصْرِيٌّ هُوَ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الحَدِيثِ؛ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَغَيْرُهُ، " وَبُطْحٌ يَعْنِي: وَاسِعَةً " ترجمہ: سیدنا ابو کبشہ انماری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:"رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کی آستینیں کشادہ تھیں"۔ امام ترمذی کہتے ہیں۔ الف: یہ حدیث منکر ہے۔ ب: عبداللہ بن بسر بصرہ کے رہنے والے ہیں، محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں، یحیٰی بن سعید وغیرہ نے انہیں ضعیف کہا ہے۔ ج: بُطح چوڑی اور کشادہ چیز کو کہتے ہیں۔

حکم الحدیث: یہ حدیث ضعیف ہے کیوں کہ اس کا راوی عبداللہ بن بسر ضعیف ہے۔[3]

7۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ أَبِي الحَسَنِ العَسْقَلَانِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ رُكَانَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رُكَانَةَ صَارَعَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فَصَرَعَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم، قَالَ رُكَانَةُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: «إِنَّ فَرْقَ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ المُشْرِكِينَ العَمَائِمُ عَلَى القَلَانِسِ»[4]: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَإِسْنَادُهُ لَيْسَ بِالقَائِمِ، وَلَا نَعْرِفُ أَبَا الحَسَنِ العَسْقَلَانِيَّ، وَلَا ابْنَ رُكَانَةَ ترجمہ: محمد بن رکانہ سے روایت ہے کہ رکانہ نے نبی اکرم ﷺ سے کشتی لڑی تو نبی اکرم ﷺ نے اسے پچھاڑ دیا، رکانہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے ہوئے سنا:"ہمارے اور مشرکوں کے درمیان فرق ٹوپیوں پر عمامہ باندھنے کا

1 تقریب التہذیب، ص444؛ الضعفاء والمتروکین للنسائی، ص213۔
2 جامع الترمذی، أَبْوَابُ اللِّبَاسِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، باب کیف کان کمام الصحابة، حدیث نمبر1782۔
3 تقریب التہذیب، ص 494۔
4 جامع الترمذی، أَبْوَابُ اللِّبَاسِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، باب العمائم علی القلانس، حدیث نمبر1784۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 01 (2025)

ہے"۔امام ترمذی کہتے ہیں۔الف:یہ حدیث غریب ہے۔ب:اس کی سند قائم (صحیح) نہیں ہے۔ج:ہم ابوالحسن عسقلانی اور ابن رکانہ کو نہیں جانتے ہیں۔

حکم الحدیث:یہ روایت ضعیف ہے کیوں کہ اس کا راوی ابو جعفر بن محمد مجہول ہے نیز محمد بن علی یزید بن رکانہ اور ان کے پر دادا رکانہ یا محمد بن یزید بن رکانہ اور ان کے دادا کے درمیان انقطاع پایا گیا ہے۔[1]

8۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ، وَأَبُو تُمَيْلَةَ يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ حَدِيدٍ، فَقَالَ: «مَا لِي أَرَى عَلَيْكَ حِلْيَةَ أَهْلِ النَّارِ؟»، ثُمَّ جَاءَهُ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ صُفْرٍ، فَقَالَ: «مَا لِي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ الأَصْنَامِ؟»، ثُمَّ أَتَاهُ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ: «ارْمِ عَنْكَ حِلْيَةَ أَهْلِ الجَنَّةِ؟»، قَالَ: مِنْ أَيِّ شَيْءٍ أَتَّخِذُهُ؟ قَالَ: «مِنْ وَرِقٍ، وَلَا تُتِمَّهُ مِثْقَالًا»[2]: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. وَفِي البَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو. وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمٍ يُكْنَى أَبَا طَيْبَةَ وَهُوَ مَرْوَزِيٌّ ترجمہ:سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:ایک آدمی نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے پاس لوہے کی انگوٹھی پہن کر آیا، آپ نے فرمایا:"کیا بات ہے میں دیکھ رہا ہوں کہ تم جہنمیوں کا زیور پہنے ہو"؟ پھر وہ آپ کے پاس پیتل کی انگوٹھی پہن کر آیا، آپ نے فرمایا:"کیا بات ہے کہ تم سے بتوں کی بدبو آرہی ہے"؟ پھر وہ آپ کے پاس سونے کی انگوٹھی پہن کر آیا، تو آپ نے فرمایا:"کیا بات ہے میں دیکھ رہا ہوں کہ تم جنتیوں کا زیور پہنے ہو"؟ اس نے پوچھا: میں کس چیز کی انگوٹھی پہنوں؟ آپ نے فرمایا:"چاندی کی اور (وزن میں) ایک مثقال سے کم رکھو"۔ امام ترمذی کہتے ہیں۔الف:یہ حدیث غریب ہے۔ب:اس باب میں عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے۔ج:عبداللہ بن مسلم کی کنیت ابو طیبہ ہے اور وہ عبداللہ بن مسلم مروزی ہیں۔

حکم الحدیث:یہ روایت ضعیف تھے کیوں کہ اس کے راوی عبداللہ بن مسلم ابو طیبہ حافظہ کے کمزور ہیں اور انہیں اکثر وہم ہو جایا کرتا تھا۔[3]

مشترک احادیث

صحیح البخاری اور جامع الترمذی کے کتاب اللباس میں مشترک اور متفرق دونوں طرح کی روایات موجود ہیں۔متفرق سے مراد وہ روایات ہیں ہیں جو دونوں کتابوں میں علیحدہ علیحدہ موجود ہیں مشترک نہیں ہیں اور مشترک سے مراد وہ روایات ہیں جو دونوں کتابوں میں موجود ہیں۔ذیل میں پیش کردہ مشترک روایات کے علاوہ باقی تمام روایات متفرق ہیں۔

1۔عَنْ أَنَسٍ قَالَ: «رَخَّصَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم لِلزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ لِحِكَّةٍ بِهِمَا»[4] ترجمہ:حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا:"نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے حضرت زبیر اور حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہما کو، کیونکہ انہیں خارش ہوگئی تھی، ریشم پہننے کی اجازت دی تھی"۔عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، «أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ، وَالزُّبَيْرَ بْنَ العَوَّامِ، شَكَيَا القَمْلَ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فِي غَزَاةٍ لَهُمَا، فَرَخَّصَ لَهُمَا فِي قُمُصِ الحَرِيرِ»[5] ترجمہ:سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:"عبدالرحمن بن عوف

---

[1] تقریب التھذیب ،ص 1126؛صحیح وضعیف الجامع الصغیر و زیادته ، حدیث نمبر3959۔

[2] جامع الترمذی، أَبْوَابُ اللِّبَاسِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، باب ما جاء في الخاتم الحديد، حدیث نمبر1785۔

[3] تقریب التھذیب ،ص546۔

[4] صحيح البخارى،كتاب اللباس،باب ما يرخص للرجال من الحرير للحكة،حدیث نمبر5839۔

[5] جامع الترمذی،أَبْوَابُ اللِّبَاسِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ،باب ما جاء فى الرخصة فى لبس الحرير في الحرب،حدیث نمبر1722۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 01 (2025)

اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما نے ایک غزوہ میں نبی اکرم ﷺ سے جوؤں کی شکایت کی، تو آپ نے انہیں ریشم کی قمیص کی اجازت دے دی، انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے ان کے بدن پر ریشم کی قمیص دیکھی "۔

امام بخاری نے اس روایت پر "باب ما يرخص للرجال من الحرير للحكة" کے نام سے عنوان قائم کیا ہے کہ مردوں کو خارش جیسے عارضہ کے دوران راحت اور سکون کے لیے ریشم کا لباس پہننے کی اجازت ہے جب کہ امام ترمذی نے اس روایت پر "باب ما جاء في الرخصة في لبس الحرير في الحرب" کے نام سے عنوان قائم کیا ہے کہ مردوں کو دوران جنگ راحت وسکون کے لیے ریشمی لباس پہننے کی اجازت ہے۔ اس طرح دونوں آئمہ نے کچھ فرق کے ساتھ احادیث ذکر کی ہیں اور ابواب بھی کچھ فرق کے ساتھ قائم کیے ہیں جب کہ دونوں کی ذکر کردہ حدیث کے راوی سیدنا انس رضی اللہ عنہ ہیں۔ صحیح البخاری کے مطابق سیدنا عبدالرحمان بن عوف اور سیدنا زبیر بن عوام نے خارش کی شکایت کی اور اس میں جنگ کے موقع کا ذکر نہیں ہے جب کہ جامع الترمذی کے مطابق دونوں صحابہ نے دوران جنگ جوؤں کے عارضہ کی شکایت کی تو ان کو یہ رخصت دی گئی لہذا صحیح البخاری کے مطابق رخصت عمومی ہے جب کہ جامع الترمذی کے مطابق رخصت جنگ کے دوران خاص ہے عام نہیں ہے۔

2۔عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعَ الْبَرَاءَ رضي الله عنه يَقُولُ: «كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم مَرْبُوعًا، وَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ، مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْهُ»[1] ترجمہ: ابو اسحاق نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا: "نبی کریم ﷺ میانہ قد تھے اور میں نے حضور اکرم ﷺ کو سرخ جوڑے میں دیکھا آپ سے زیادہ خوبصورت کوئی چیز میں نے نہیں دیکھی"۔ عَنْ الْبَرَاءِ، قَالَ: «مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لِمَّةٍ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم، لَهُ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ، بَعِيدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَمْ يَكُنْ بِالْقَصِيرِ وَلَا بِالطَّوِيلِ»[2] ترجمہ: سیدنا براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: "میں نے سرخ جوڑے میں کسی لمبے بال والے کو رسول اللہ ﷺ سے خوبصورت نہیں دیکھا، آپ کے بال شانوں کو چھوتے تھے، آپ کے شانوں کے درمیان دوری تھی، آپ نہ کوتاہ قد تھے اور نہ لمبے"۔

امام بخاری نے اس روایت پر "باب الثوب الاحمر" کے نام سے باب قائم کیا ہے کہ سرخ رنگ کا لباس پہننے کا جواز ہے اس کی ممانعت نہیں ہے جب کہ امام ترمذی نے اس روایت پر "باب ما جاء في الرخصة في الثوب الاحمر للرجال" کے نام سے عنوان قائم کیا ہے کہ سرخ رنگ اصل میں عورتوں کے لیے ہے لیکن مردوں کے لیے اس کے استعمال میں رخصت ہے، ممانعت نہیں ہے لہذا امام بخاری نے مطلق سرخ لباس کا عنوان قائم کیا ہے جب کہ امام ترمذی نے رخصت اور جواز کا عنوان قائم کیا ہے کہ یہ اصل میں عورتوں کے لیے ہے لیکن مردوں کے لیے بھی جائز ہے۔ دونوں آئمہ نے روایت سیدنا براء بن عازب سے ذکر کی ہے۔

3۔عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: «لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ»[3] ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ اس کی طرف قیامت کے دن نظر رحمت نہیں کرے گا جو اپنا کپڑا تکبر وغرور کے سبب سے زمین پر گھسیٹ کر چلتا ہے"۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: «لَا

[1] صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب الثوب الاحمر، حدیث نمبر 5848۔
[2] جامع الترمذی، أَبْوَابُ اللِّبَاسِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، باب ما جاء في الرخصة في الثوب الاحمر للرجال، حدیث نمبر 1724۔
[3] صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب۔۔۔، حدیث نمبر 5783۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 01 (2025)

يَنْظُرُ اللَّهُ يَوْمَ القِيَامَةِ إِلَى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلاَءَ»[1] ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کی طرف نہیں دیکھے گا جس نے تکبر سے اپنا تہہ بند گھسیٹا"۔

امام بخاری نے اس روایت پر کوئی عنوان قائم نہیں کیا بلکہ اس کو صرف "باب" کہہ کر ذکر کر دیا ہے کہ کتاب اللباس کے تحت یہ مسئلہ بھی آتا ہے۔ جب کہ امام ترمذی نے اس روایت پر "باب ما جاء في كراهية جر الازار" کے نام سے باب قائم کیا ہے کہ کپڑا ٹخنوں سے نیچے لٹکانا ممنوع ہے۔ دونوں آئمہ نے روایت سیدنا عبداللہ بن عمر سے ذکر کی ہے۔

4۔عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: «أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ كِسَاءً وَإِزَارًا غَلِيظًا، فَقَالَتْ: قُبِضَ رُوحُ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فِي هَذَيْنِ»[2] ترجمہ: سیدنا ابوبردہ نے بیان کیا: "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمیں ایک موٹی کملی (کساء) اور ایک موٹی ازار نکال کر دکھائی اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح ان ہی دو کپڑوں میں قبض ہوئی تھی"۔ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، قَالَ: أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ كِسَاءً مُلَبَّدًا، وَإِزَارًا غَلِيظًا، فَقَالَتْ: «قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فِي هَذَيْنِ»[3] ترجمہ: جناب ابوبردہ کہتے ہیں: "سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمارے سامنے ایک اونی چادر اور موٹا تہہ بند نکالا اور کہا: رسول اللہ ﷺ کی وفات انہی دونوں کپڑوں میں ہوئی"۔

امام بخاری نے اس روایت پر "بَابُ الأَكْسِيَةِ وَالْخَمَائِصِ" کے نام سے عنوان قائم کیا ہے کہ کیسا لباس اور چادر استعمال کیا جائے اور اس میں نبی کریم ﷺ کا اسوہ کیا ہے جب کہ امام ترمذی نے اس روایت پر "بَابُ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الصُّوفِ" کے نام سے قائم کیا ہے کہ لباس میں اونی لباس بھی استعمال کیا جا سکتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بھی استعمال کیا ہے۔ دونوں آئمہ نے روایت سیدنا ابوبردہ کی ذکر کی ہے۔

5۔عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه: أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم «كَانَ خَاتَمُهُ مِنْ فِضَّةٍ، وَكَانَ فَصُّهُ مِنْهُ»[4] ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: "نبی کریم ﷺ کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ بھی اسی کا تھا"۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: «كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم مِنْ وَرِقٍ، وَكَانَ فَصُّهُ حَبَشِيًّا»[5] ترجمہ: سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: "نبی اکرم ﷺ کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ (عقیق) حبشہ کا بنا ہوا تھا"۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: «كَانَ خَاتَمُ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم مِنْ فِضَّةٍ فَصُّهُ مِنْهُ»[6] ترجمہ: سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: "رسول اللہ ﷺ کی انگوٹھی چاندی کی تھی، اس کا نگینہ بھی اسی کا تھا"۔

امام بخاری نے اس روایت پر "بَابُ فَصِّ الْخَاتَمِ" کے نام سے عنوان قائم کیا ہے کہ انگوٹھی کا نگینہ بھی ہو سکتا ہے یہ جائز ہے جب کہ امام ترمذی نے اس سے متعلق دو روایات ذکر کی ہیں اور ان پر "بَابُ مَا جَاءَ فِي خَاتَمِ الفِضَّةِ" کے نام سے عنوان قائم کیا ہے کہ مرد کے لیے چاندی کی انگوٹھی پہننا جائز ہے۔ دونوں آئمہ نے تینوں روایات سیدنا انس بن مالک سے ذکر کی ہیں۔

---

[1] جامع الترمذی، أَبْوَابُ اللِّبَاسِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ،باب ما جاء في كراهية جر الازار، حدیث نمبر1730۔

[2] صحیح البخاری،کتاب اللباس،بَابُ الأَكْسِيَةِ وَالْخَمَائِصِ،حدیث نمبر5818۔

[3] جامع الترمذی، أَبْوَابُ اللِّبَاسِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ،بَابُ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الصُّوفِ،حدیث نمبر1733۔

[4] صحیح البخاری،کتاب اللباس،بَابُ فَصِّ الْخَاتَمِ،حدیث نمبر5870۔

[5] جامع الترمذی، أَبْوَابُ اللِّبَاسِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ،بَابُ مَا جَاءَ فِي خَاتَمِ الفِضَّةِ،حدیث نمبر1739۔

[6] ایضا،حدیث نمبر1740۔

6-عَنْ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنه: «أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ، وَجَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ، فَاتَّخَذَهُ النَّاسُ، فَرَمَى بِهِ وَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ أَوْ فِضَّةٍ»[1] ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا: "رسول اللہ ﷺ نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اس کا نگینہ ہتھیلی کی جانب رکھا پھر کچھ دوسرے لوگوں نے بھی اسی طرح کی انگوٹھیاں بنوالیں۔ آخر نبی کریم ﷺ نے اسے پھینک دیا اور چاندی کی انگوٹھی بنوالی"۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم صَنَعَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ، فَتَخَتَّمَ بِهِ فِي يَمِينِهِ، ثُمَّ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ: «إِنِّي كُنْتُ اتَّخَذْتُ هَذَا الخَاتَمَ فِي يَمِينِي»[2] ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: "نبی اکرم ﷺ نے سونے کی ایک انگوٹھی بنائی اور اسے داہنے ہاتھ میں پہنا، پھر منبر پر بیٹھے اور فرمایا: میں نے اس انگوٹھی کو اپنے داہنے ہاتھ میں پہنا تھا، پھر آپ نے اسے نکال کر پھینکا اور لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں"۔

امام بخاری نے اس روایت پر "بَابُ خَوَاتِيمِ الذَّهَبِ" کے نام سے عنوان قائم کیا ہے کہ سونے کی انگوٹھیوں کا تذکرہ ہے ان کا جواز اور عدم جواز کن کے لیے ہے جب کہ امام ترمذی نے اس روایت پر "بَابُ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الخَاتَمِ فِي اليَمِينِ" کے نام سے عنوان قائم کیا ہے کہ انگوٹھی کو دائیں ہاتھ میں پہنا جائے گا یہ مسنون ہے۔ دونوں آئمہ نے ان روایات سے مختلف استدلال کیا ہے جب کہ روایات دونوں نے سیدنا عبداللہ بن عمر کی ذکر کی ہیں۔

7-عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه: «أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى رَهْطٍ أَوْ أُنَاسٍ مِنَ الْأَعَاجِمِ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُونَ كِتَابًا إِلَّا عَلَيْهِ خَاتَمٌ فَاتَّخَذَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ، نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ، فَكَأَنِّي بِوَبِيصِ أَوْ بِبَصِيصِ الْخَاتَمِ فِي إِصْبَعِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم أَوْ فِي كَفِّهِ»[3] ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عجم کے کچھ لوگوں (شاہان عجم) کے پاس خط لکھنا چاہا تو آپ سے کہا گیا کہ عجم کے لوگ کوئی خط اس وقت تک نہیں قبول کرتے جب تک اس پر مہر لگی ہوئی نہ ہو۔ چناں چہ آپ ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی۔ جس پر یہ کندہ تھا "محمد رسول اللہ" گویا اس وقت نبی کریم ﷺ کی انگلی یا آپ کی ہتھیلی میں اس کی چمک دیکھ رہا ہوں"۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، «أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم صَنَعَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ، فَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ»، ثُمَّ قَالَ: «لَا تَنْقُشُوا عَلَيْهِ»[4] ترجمہ: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: "نبی اکرم ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنائی، اس میں "محمد رسول اللہ" نقش کرایا، پھر فرمایا: تم لوگ اپنی انگوٹھی پر یہ نقش مت کرانا"۔

امام بخاری نے اس روایت "بَابُ نَقْشِ الْخَاتَمِ" کے نام سے عنوان قائم کیا ہے کہ انگوٹھی کو مہر کے طور پر استعمال کرنے کے اس پر نقش بنوالیا جائے یعنی نام یا عہدہ وغیرہ لکھوالیا جائے جب کہ امام ترمذی نے اس روایت پر "بَابُ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الخَاتَمِ فِي اليَمِينِ" کے نام سے عنوان قائم کیا ہے کہ انگوٹھی دائیں ہاتھ میں پہننا مسنون ہے نہ کہ بائیں میں۔ دونوں آئمہ نے مختلف استدلال کر کے عناوین قائم کیے ہیں جب دونوں نے روایات سیدنا انس بن مالک کی ذکر کی ہیں۔

[1] صحیح البخاری، کتاب اللباس، بَابُ خَوَاتِيمِ الذَّهَبِ، حدیث نمبر 5865۔

[2] جامع الترمذی، أَبْوَابُ اللِّبَاسِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، بَابُ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الخَاتَمِ فِي اليَمِينِ، حدیث نمبر 1741۔

[3] صحیح البخاری، کتاب اللباس، بَابُ نَقْشِ الْخَاتَمِ، حدیث نمبر 5872۔

[4] جامع الترمذی، أَبْوَابُ اللِّبَاسِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، بَابُ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الخَاتَمِ فِي اليَمِينِ، حدیث نمبر 1745۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 01 (2025)

8-عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: «لَعَنَ اللهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ، وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ»[1] ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ نے مصنوعی بال جوڑنے والیوں پر، جڑوانے والیوں پر، گودنے والیوں پر اور گدوانے والیوں پر لعنت بھیجی ہے"۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: «لَعَنَ اللَّهُ الوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ، وَالوَاشِمَةَ وَالمُسْتَوْشِمَةَ»[2] ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ نے مصنوعی بال جوڑنے والیوں پر، جڑوانے والیوں پر، گودنے والیوں پر اور گدوانے والیوں پر لعنت بھیجی ہے"۔

امام بخاری نے اس روایت پر "بَابُ الْوَصْلِ فِي الشَّعرِ" کے نام سے عنوان قائم کیا ہے کہ قدرتی بالوں میں مصنوعی بالوں کو جوڑنا یعنی وگ لگانا ممنوع ہے یہ جائز نہیں ہے اور امام ترمذی نے بھی اس روایت پر "بَابُ مَا جَاءَ فِي مُوَاصَلَةِ الشَّعْرِ" کے نام سے عنوان قائم کیا ہے جو امام بخاری کے قائم کردہ عنوان کی مثل ہے۔ دونوں آئمہ نے روایات بھی سیدنا عبداللہ بن عمر سے ذکر کی ہیں۔

9-عَنِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ: «نَهَانَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الْمَيَاثِرِ الْحُمْرِ وَالْقَسِّيِّ»[3] ترجمہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے بیان کیا: "نبی کریم ﷺ نے ہمیں سرخ "میثرہ" اور "قسی" کے پہننے سے منع فرمایا ہے"۔ عَنْ البَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: «نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ رُكُوبِ المَيَاثِرِ»[4] ترجمہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: "رسول اللہ ﷺ نے ہم کو ریشمی زین پر سوار ہونے سے منع فرمایا"۔

امام بخاری نے اس روایت پر "بَابُ لُبْسِ الْقَسِّيِّ" کے نام سے عنوان قائم کیا ہے کہ قسی چادروں کا استعمال ممنوع ہے یعنی ایسی چادریں جن کی بنائی میں ریشم استعمال کیا جاتا ہے جب کہ امام ترمذی نے اس روایت پر "بَابُ مَا جَاءَ فِي رُكُوبِ المَيَاثِرِ" کے نام سے عنوان قائم کیا ہے کہ سواری پر بیٹھنے اور سواری کرنے کے لیے ریشمی زین یا سیٹ کا استعمال ممنوع ہے لہذا دونوں آئمہ نے مختلف استدلال کیا ہے جب کہ روایات سیدنا براء بن عازب کی ہیں۔

10-حَدَّثَنَا أَنَسٌ رضي الله عنه «أَنَّ نَعْلَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ لَهَا قِبَالاَنِ»[5] ترجمہ: سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: "نبی کریم ﷺ کے جوتے میں دو تسمے تھے"۔ عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: كَيْفَ كَانَ نَعْلُ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم؟ قَالَ: «لَهُمَا قِبَالاَنِ»[6] ترجمہ: قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا: "رسول اللہ ﷺ کے جوتے کیسے تھے؟ کہا: ان کے دو تسمے تھے"۔

---

[1] صحیح البخاری، کتاب اللباس، بَابُ الْوَصْلِ فِي الشَّعرِ، حدیث نمبر 5937۔

[2] جامع الترمذی، أَبْوَابُ اللِّبَاسِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، بَابُ مَا جَاءَ فِي مُوَاصَلَةِ الشَّعْرِ، حدیث نمبر 1759۔

[3] صحیح البخاری، کتاب اللباس، بَابُ لُبْسِ الْقَسِّيِّ، حدیث نمبر 5838۔

[4] جامع الترمذی، أَبْوَابُ اللِّبَاسِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، بَابُ مَا جَاءَ فِي رُكُوبِ المَيَاثِرِ، حدیث نمبر 1760۔

[5] صحیح البخاری، کتاب اللباس، بَابُ قِبَالاَنِ فِي نَعْلٍ، حدیث نمبر 5857۔

[6] جامع الترمذی، أَبْوَابُ اللِّبَاسِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، بَابُ مَا جَاءَ فِي نَعْلِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث نمبر 1772۔

امام بخاری نے اس روایت پر"بَابُ قِبَالاَنِ فِي نَعْلٍ" کے نام سے عنوان قائم کیا ہے کہ جوتے میں دو تسمے ہونے چاہیے جب کہ امام ترمذی نے اس روایت پر "بَابُ مَا جَاءَ فِي نَعْلِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم" کے نام سے عنوان قائم کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے جوتے کیسے ہوتے تھے لہذا دونوں آئمہ نے ابواب مختلف قائم کیے ہیں۔ صحیح البخاری میں روایت سیدنا انس بن مالک اور جامع الترمذی میں روایت سیدنا قتادہ کی ہے۔

11۔عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: «كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِي طُهُورِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَتَنَعُّلِهِ»[1] ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا:"نبی کریم ﷺ طہارت میں کنگھا کرنے میں اور جوتا پہننے میں داہنی طرف سے شروع کرنے کو پسند فرماتے تھے"۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: «إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِاليَمِينِ، وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ، فَلْتَكُنِ اليُمْنَى أَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ، وَآخِرَهُمَا تُنْزَعُ»[2] ترجمہ:سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"تم میں سے جب کوئی جوتا پہنے تو داہنے پاؤں سے شروع کرے اور جب اتارے تو بائیں سے شروع کرے، پہننے میں داہنا پاؤں پہلے اور اتارنے میں پیچھے ہو"۔

امام بخاری نے اس روایت پر"بَابٌ: يَبْدَأُ بِالنَّعْلِ الْيُمْنَى" کے نام سے عنوان قائم کیا ہے کہ جوتے پہنتے وقت پہلے دایاں پہنا جائے گا یہ مسنون ہے جب کہ امام ترمذی نے اس روایت پر "بَابُ مَا جَاءَ بِأَيِّ رِجْلٍ يَبْدَأُ إِذَا انْتَعَلَ" کے نام سے سوالیہ انداز میں عنوان قائم کیا ہے کہ جوتے پہنتے وقت کون سا جوتا پہلے پہنا جائے گا اس میں نبی کریم ﷺ کا عمل کیا ہے۔ صحیح البخاری میں سیدنا عائشہ کی روایت جب کہ جامع الترمذی میں سیدنا ابوہریرہ کی روایت ذکر کی ہے۔

12۔عَنْ أَنَسٍ قَالَ: «قُلْتُ لَهُ: أَيُّ الثِّيَابِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: الْحِبَرَةُ»[3] ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ "رسول اللہ ﷺ کو کس طرح کا کپڑا زیادہ پسند تھا؟ بیان کیا کہ حبرہ کی سبز یمنی چادر"۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: «كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَلْبَسُهَا الحِبَرَةُ»[4] ترجمہ:سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ "رسول اللہ ﷺ کا پسندیدہ کپڑا جسے آپ پہنتے تھے وہ دھاری دار یمنی چادر تھی"۔

امام بخاری نے اس روایت پر"بَابُ الْبُرُودِ وَالْحِبَرَةِ وَالشَّمْلَةِ"کے نام سے عنوان قائم کیا ہے کہ دھاری دار یمنی چادروں اور کملیوں کا بیان ہے جب کہ امام ترمذی نے اس روایت پر"بَابُ مَا جَاءَ فِي أَحَبِّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم"کے نام سے عنوان قائم کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پسندیدہ کپڑوں کا بیان ہے لہذا دونوں آئمہ نے مختلف استدلال کیا ہے جب کہ روایات دونوں سیدنا انس بن مالک کی ہیں۔

خلاصہ

دین اسلام کے بنیادی ماخذ میں حدیث کی بہت اہمیت اور کردار ہے۔احادیث کی اہم اور بنیادی چھ کتابوں کو صحاح ستہ یا کتب ستہ کہا جاتا ہے۔ان چھ کتابوں میں سے دو کتابیں صحیح البخاری اور جامع الترمذی بھی ہیں۔ان کتابوں میں احادیث کو مختلف ابواب میں تقسیم کیا جاتا ہے تاکہ مسائل کی

[1] صحیح البخاری،کتاب اللباس،بَابٌ: يَبْدَأُ بِالنَّعْلِ الْيُمْنَى،حدیث نمبر5854۔

[2] جامع الترمذی، أَبْوَابُ اللِّبَاسِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ،بَابُ مَا جَاءَ بِأَيِّ رِجْلٍ يَبْدَأُ إِذَا انْتَعَلَ،حدیث نمبر1779۔

[3] صحیح البخاری،کتاب اللباس،بَابُ الْبُرُودِ وَالْحِبَرَةِ وَالشَّمْلَةِ،حدیث نمبر5812۔

[4] جامع الترمذی، أَبْوَابُ اللِّبَاسِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ،بَابُ مَا جَاءَ فِي أَحَبِّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم،حدیث نمبر1787۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 01 (2025)

تفہیم آسان ہوسکے۔ان ابواب میں لباس کے متعلق ابواب بھی موجود ہیں۔لباس انسان کی بنیادی ضرورت ہے لہذا اس سے متعلق دینی وشرعی احکامات انتہائی اہمیت کے حامل ہیں۔ان دونوں کتابوں کے ابواب اللباس میں مسائل کے اعتبار سے کافی تفصیل موجود ہے۔کچھ ابواب دونوں میں مشترک ہیں اور بہت سے متفرق بھی ہیں۔ان دونوں کے تقابل کو مد نظر رکھیں تو صحیح البخاری تعداد ابواب، روایات کی تعداد اور تبیین مسائل میں جامع الترمذی پر فوقیت رکھتی ہے۔کیوں کہ صحیح البخاری میں جامع الترمذی کی نسبت زیادہ تفصیل پائی گئی ہے۔اسی طرح روایات کے صحت وضعف پر نظر دوڑائیں تو عیاں ہوا کہ صحیح البخاری کی تمام روایات صحیح ہیں ان میں سے کسی روایت پر کسی قسم کا اعتراض بھی موجود نہیں ہے جب کہ جامع الترمذی کی چند روایات کمزور یا ضعیف ہیں۔